THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

عصر حاضر میں بڑھتی ہوئی غربت، اس کے اسباب اور اس کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

INCREASING POVERTY IN CONTEMPORARY TIMES, ITS CAUSES AND SOLUTION IN THE LIGHT OF THE TEACHINGS OF ISLAM

1. **Ahmed Murtaza Memon**
Ph.D. Research Scholar, Department of Comparative Religion and Islamic Culture, University of Sindh, Jamshoro
Email: ahmedmurtaza114@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-7218-6439

2. **Bashir Ahmed Rind**
Associate Professor, Department of Comparative Religion and Islamic Culture, University of Sindh, Jamshoro
Email: bashir.rind@usindh.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-6555-4301

To cite this article:
Memon, Ahmed Murtaza, and Bashir Ahmed Rind. "INCREASING POVERTY IN CONTEMPORARY TIMES, ITS CAUSES AND SOLUTION IN THE LIGHT OF THE TEACHINGS OF ISLAM." The Scholar Islamic Academic Research Journal 9, No. 1 (June 10, 2023).

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar1

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 1-18
DOI:	10.29370/siarj/issue16urduar1
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar1
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2023-06-10

cc BY NC SA
Open Access

عصر حاضر میں بڑھتی ہوئی غربت، اس کے اسباب اور اس کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

INCREASING POVERTY IN CONTEMPORARY TIMES, ITS CAUSES AND SOLUTION IN THE LIGHT OF THE TEACHINGS OF ISLAM

Ahmed Murtaza Memon, Bashir Ahmed Rind

ABSTRACT:
This article discusses poverty and its solution in Islamic teachings. Today, poverty is not only a problem to any one region or country, but it is an important and fundamental problem of the whole world. According to the report of the journal Global Issues, more than three billion people live on less than two and a half US dollars per day. The combined GDP of forty-one indebted countries with 560 million people in the world is less than the combined wealth of the seven richest people in the world. Out of two billion children in the world, one billion children are living in poverty. Children have no place to live. 27 crores people do not have access to medical facilities. Currently, there is enough food to meet the needs of nearly seven billion people on the planet, yet one in seven people go to bed hungry at night. Poverty is an undesirable thing in Sharia. This paper attempts to study the framework of Islamic solution to this fundamental problem.

KEYWORDS: Poverty, Causes, Solution, Teachings of Islam.

کلیدی الفاظ: غربت، اسباب، اسلامی، تعلیمات، حل

تعارف:

آج غربت کسی ایک علاقے یا ملک کا مسئلہ نہیں رہا بل کہ تمام دنیا کا ایک اہم اور بنیادی مسئلہ ہے اور یہ کوئی عام معمولی مسئلہ بھی نہیں بلکہ دراصل یہ توام المسائل (کئی مسائل کو جنم دینے والی ماں) ہے۔ عالمی جریدے گلوبل ایشوز کی رپورٹ کے مطابق تقریباً آدھی دنیا کی یومیہ آمدنی ڈھائی امریکی ڈالر سے بھی کم ہے۔ دنیا کے اکتالیس ترقی پذیر ممالک کی مجموعی جی ڈی پی دنیا کے سات ترقی یافتہ ممالک کی جی ڈی پی سے کم ہے۔ دنیا کے ایک ارب بچوں کے سر چھپانے کی جگہ نہیں ہے۔ 27 کروڑ کو طبّی سہولیات میسر نہیں۔ اس وقت کرہ ارض پر موجود تقریباً سات ارب لوگوں کی ضرورت کے مطابق خوراک موجود ہے، پھر بھی ہر سات میں سے ایک فرد رات کو بھوکا سو رہا ہے۔ ورلڈ فوڈ پروگرام 2022 کی رپورٹ کے مطابق ہر سال تیس لاکھ سے زیادہ بچے بھوک و افلاس سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔[1]

فقر و فاقہ شریعت میں ناپسندیدہ چیز ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر اور فقر دونوں سے ایک ساتھ پناہ مانگی ہے۔ فرمایا کہ اے اللہ میں کفر اور بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں[2]۔ یہ فقر معاشرے میں کیوں پیدا ہوتا ہے ؟اس کے کچھ اسباب تو وہ ہوتے ہیں جو انسانوں کے بس سے باہر ہیں۔ مثلاً آفاتِ سماوی یا ملک کا جغرافیہ، موسم وغیرہ لیکن کچھ اسباب بلکہ بیشتر اسباب وہ ہیں جو انسانوں کے اپنے پیدا کردہ ہوتے ہیں جیسے: لالچ، اسراف و تبذیر، احکام الٰہی کی خلاف ورزی، دین سے دوری، اخلاقی حدود کی پامالی اور حکومت وقت کی طرف سے اخلاقی اقدار اور اصولوں کی پابندی کا کوئی انتظام نہ ہونا وغیرہ۔

ظاہر ہے پھر نتیجہ یہ ہی نکلتا ہے کہ ایک خاص طبقے میں دولت بڑھانے کا مقابلہ شروع ہو جاتا ہے اور دولت حاصل کرنے کے تمام جائز اور ناجائز ذرائع اختیار کیے جاتے ہیں۔ نتیجتاً دولت چند اربابِ اختیار کے پاس حد سے زیادہ جمع ہو جاتی ہے، جب کہ باقی انسان اپنی بنادی ضروریات تک کو پورا کرنے میں خون پسینہ ایک کر دیتے ہیں۔ آج انسانیت غربت، بھوک و افلاس سے نکلنے کے لیے بے چین و بیقرار ہے مگر تمام کاوشوں کے بعد بھی مکمل ناکام نظر آتی ہے۔ اس مسئلے کا اسلام میں مکمل حل اور جامع منصوبہ موجود ہے جس کو اپنانے سے انسانیت عافیت اور خوشحالی والا معاشرہ قائم کر کے پر مسرت زندگی بسر کر سکتی ہے۔

11:https://www.wfpusa.org/wp-content/uploads/2020/08/WFP_Early-Childhood-Malnutrition_FINAL.pdf

2 Nasa'i, Abu Abd al-Rahman Ahmad bin Shoaib, Sunan Nasa'i, Kitab al-Shu - Chapter on Ta'awz in the time of prayer. P. 73 C 3 Hadith No. 1347 Narrated by Hazrat Abu Bakr.

غربت کی وصف:

غربت کی سادہ سی تعریف یہ ہے کہ ایک انسان کے پاس بنیادی ضروریات زندگی کا سامان میسر نہ ہو۔انسان کی بنیادی ضروریات میں روٹی، کپڑا، مکان، علاج اور تعلیم شامل ہیں۔ بالفاظ دیگر غربت بھوک وافلاس کا دوسرا نام ہے۔[3]

غربت کو تمام مسائل کی جڑ کہا گیا ہے اس لیے کہ غریبی سے جرائم، کرپشن اور بیماریوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ عصر حاضر میں مہنگائی کے بڑھتے ہوئے طوفان نے غربت کا دائرہ بڑھادیا ہے اور اسی تناسب سے غربا کی تعداد کثیر ہوتی جارہی ہے۔ غربت صرف تیسری دنیا کا مسئلہ نہیں رہابلکہ پہلی اور دوسری دنیامیں بھی غربت نے اپنے پاؤں پھیلا لیے ہیں اور وہ ممالک جو خوابوں کی سرزمین تھے یعنی امریکہ اور یورپ وہ بھی بے روزگاری کی بڑھتی شرح اور غریبوں کی تعداد میں اضافے سے پریشان ہیں۔[4]

غربت جانچنے کے لیئے ایک پیمانہ مقرر کیا جاتا ہے جو ہر علاقے اور کسی بھی ملک کے رہن سہن اور معیشت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ جس کو انگریزی میں پاورٹی تھریش ہولڈ (Poverty threshold) کہا جاتا ہے۔اس عالمی پیمانے سے یہ پتہ لگایا جاتا ہے کہ لوگ اس لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، برابر ہیں، یا اوپر گذار رہے ہیں۔ جو لوگ اس خط غربت سے نیچے گذارہ کررہے ہیں ان کو کہا جاتا ہے کہ یہ غربت میں رہتے ہیں۔ لیکن یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیئے کہ غربت کا پیمانہ مختلف ریاستوں مقامات اور اقوام کے حساب سے بدلتا رہتا ہے۔[5]

غربت کی دو اقسام بتائی جاتی ہیں: متناسب غربت اور مطلق غربت۔

متناسب غربت

متناسب غربت کا مطلب وہ غربت ہے جو امیر کے مقابلے میں کم امیر کو حاصل ہوتی ہے، جس میں تمام ممالک اور تمام افراد یکساں معاشی معیار کے حامل نہیں ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔اس لئے کہ ہر ملک کے تاریخی، جغرافیائی، سیاسی، سماجی اور علمی حالات میں فرق ہے جو امیری و غریبی کے فرق پر منتج ہوتا ہے۔اسی طرح افراد کا معاملہ ہے۔ بعض زیادہ صلاحیتوں کے مالک اور بعض کم صلاحیتیں رکھتے ہیں۔اس بناپر ان کے درمیان غریبی اور امیری کا فرق واضح ہو جاتا ہے۔

---

3 www.wikipedia.org>wiki>

4 Gurbat ke Khatme ka islami Hal , Urdu Mahal Ibn Jamal November 13,2013

5 www.wikipedia.org>wiki>

مطلق غربت:

یہ غربت بہت تشویشناک ہے۔ایسی غربت میں مبتلاانسان ضروریات زندگی نہ ہونے سے موت کو گلے لگادیتا ہے۔ ایسی غربت ملکوں کو قحط میں مبتلا کر دیتی ہے، جس وجہ سے وسیع پیمانے پر ہلاکتیں واقع ہوتی ہیں اور بچ جانے والوں کے لیے دائمی مسائل چھوڑ جاتی ہے، جو زندہ ہونے کے باوجود زندہ نہیں ہوتے۔[6]

غربت کی تاریخ:

غربت کی جڑیں تاریخ میں بہت گہری ہیں۔موجودہ صنعتی دور سے پہلے جب دنیا میں جاگیردارانہ نظام قائم تھا تو پیداوار بڑے جاگیردار لے جاتے تھے اور کسان کے حصے میں کچھ نہیں آتا تھا۔کہا جاتا ہے کہ اس دور کے کسان کی کل پونجی ایک جھونپڑی، ایک گائے، ایک ٹوٹی چارپائی، ایک رسی اور کام کے چند اوزار ہوا کرتے تھے۔وہ تاحیات مقروض رہتا تھا اور کوشش کے باوجود قرضہ نہیں اتار سکتا تھا تو مرتے وقت اپنا قرضہ اپنے بیٹے کے نام منتقل کر دیتا تھا[7].

یوم غربت:

پہلی مرتبہ ۱۷اکتوبر ۱۹۸۷ کو غریب لوگوں کے حقوق کے لیئے پیرس شہر میں جلوس نکالا گیا۔[8] انہوں نے غربت کے خاتمے کے لیئے آواز بلند کی۔اس کے بعد غربت کے خاتمے کے لیے دنیا بھر سے آواز اٹھائی گئی اور اس مسئلے کو عالمی اور نازک مسئلہ قرار دیا گیا جس کے بعد 1993ء میں اقوام متحدہ میں باقاعدہ طور پر ۱۷اکتوبر کو ہر سال غربت مٹانے کا دن قرار دیا گیا۔اور تمام میمبر ممالک سے اپیل کی گئی کہ وہ غربت مٹانے کے لیے اس دن آگہی اور شعور بیدار کریں۔[9]

غربت میں مزید اضافے کا اندیشہ:

غربت پر ورلڈ بینک کی تازہ رپورٹ (بتاریخ 06/10/2022) کے مطابق دنیا سے بھوک وافلاس کو ختم کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔عالمی معیشت پر نظر رکھنے والے اقتصادی ماہر کہتے ہیں کہ ایک تو کرونا وائرس سے دنیا کی معیشت کو بڑا دھچکا لگا، اس کے ساتھ ساتھ کچھ ممالک کی آپس میں تکرار اور جنگ وجدال بھی غربت وافلاس کی ایک بڑی وجہ ہے۔ ورلڈ بینک ۲۰۲۰ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت دنیا میں ستر ملین لوگوں کی یومیہ آمدنی تقریباً دو امریکی ڈالر ہے جو کہ سخت غربت کی علامت ہے، اب یہ تعداد بڑھ کر نو کروڑ ہو چکی ہے۔یہ گذشتہ تیس سالوں میں پہلی بار

[6] Ghurbat Abu Mahmood Maulana Muhammad Amin Dost Madani kutub khana Swabi Page No. 7, Publication Year 1.11.2011.
[7] Human Development Report 2020 Oxford University Press pp. 145-140
[8] urdu.news.18.com
[9] October 16 2022, 17:28IST News 18 Urdu

غربت میں اتنا اظافہ ہوا ہے۔ معاشی ماہرین کے مطابق یوکرین اور روس کے معابین جنگ سے خوراک، تیل کی پیداوار اور ترسیل میں کمی سے غربت میں مزید اظافہ ہونے کا امکان ہے[10].

ورلڈ بینک کی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک طرف دنیا کے آٹھ امیر ترین لوگوں کے پاس اتنی دولت ہے جتنی ساڑھے تین ارب لوگوں کے پاس ہے۔ تو دوسری طرف تقریبا سن 2030 میں دنیا کی 7 فیصد آبادی بے انتہا غربت میں گذارہ کریگی۔[11]

پاکستان کی صورتحال:

پاکستان سال ۱۹۹۸ سے ایک ایٹمی طاقت ہے مگر پاکستانی لوگوں کی بڑی تعداد غربت میں زندگی گذارنے پر مجبور ہے۔ پاکستان کی اسی فیصد غریب آبادی دیہاتوں میں رہائش پذیر ہے اور زیادہ غربت صوبہ بلوچستان کے دیہی علاقوں میں نظر آتی ہے۔[12] پاکستان میں غربت کی اہم وجہ عسکری طاقت میں اظافے کی دوڑ، بے انتہا کرپشن اور عیاشی پر مبنی طرز حکومت ہے۔ البتہ ماضی کے مقابلے میں مملکت پاکستان میں معمولی سی غربت میں کمی واقع ہوئی ہے مگر موجودہ اعداد و شمار اب بھی تشویش ناک ہیں۔ مثلاً ۲۰۱۸ میں خط غربت 3.31 فیصد یعنی سات کروڑ تک تھی۔ جبکہ 2022 میں اضافہ ہو کر چالیس فیصد یعنی آٹھ کروڑ ستر لاکھ تک ہو گئی ہے۔ پھر کووڈ ۱۹ کے سبب غربت میں بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے۔ پاکستان کا کم آمدنی والا طبقہ اپنی کمائی کا ستر سے اسی فیصد اشیائے خورد و نوش پر خرچ کرتا ہے۔[13]

مسلم دنیا کی صورتحال:

اس وقت عالم اسلام کے پاس بے پناہ قدرتی وسائل ہیں مگر سائنس اور ٹیکنالوجی میں پیچھے ہونے کی وجہ سے ترقی کی دوڑ میں کافی حد تک پسماندہ ہیں۔ دیکھا جائے تو تقریباً ڈیڑھ ارب مسلمان اس وقت دنیا میں رہتے ہیں۔ ہر پانچواں انسان مسلمان ہے۔ جن میں سے اکثریت مسلمان ممالک میں رہائش پذیر ہے۔ جبکہ بقیہ مسلمان غیر اسلامی ممالک میں رہتے ہیں۔ تاہم دنیا کے ہر حصے میں مسلمانوں کا وجود قائم ہے۔ امریکا اور یورپ میں اسلام اس وقت دوسرا بڑا مذہب ہے، اس وقت کرہ ارض کے اہم زمینی، سمندری اور ہوائی راستے مسلم دنیا ہی سے گذرتے ہیں۔ مگر ترقیاتی حساب سے مسلم ممالک کی آدھی تعداد ترقی پذیر ممالک کی فہرست میں ہے، پانچ ترقی یافتہ ہیں اور باقی ممالک غیر ترقی

---

[10] www.worldbank.org dated 3.11.2022
[11] DW amp.we.com
[12] www.worldbank.org Report 17.10.2019
[13] Barhiti hui menhgai :Independent Urdu Newspaper Home page 1st June 2011 AqilNaeem

یافتہ ہیں۔ مسلمان ملکوں کی آپس میں کاروباری لین دین صرف تیرہ فیصد ہے جبکہ ستاسی فیصد باصی ممالک کے ساتھ ہے۔[14]

ماضی میں مسلمان ممالک ایک لمبے عرصے تک معاشی طور پر طاقتور رہے ہیں۔ مگر گذشتہ تین سو سالوں میں ان کی معیشت پیچھے ہوتی چلی گئی۔ جس کی اہم وجہ جدید ٹیکنالوجی سے عدم توجہ اور سیاسی عدم استحکام ہے۔ البتہ پچھلے چند سالوں سے مسلم دنیامیں مثبت معاشی تبدیلی نظر آنا شروع ہوئی ہے۔[15]

اسباب غربت:

غربت کی کئی وجوہات ہیں جن میں چندبنیادی وجوہات درج ذیل ہیں۔

معاشی استحصال

سیاسی عدم استحکام

سود، ربا(Interest)

اس کے علاوہ جہالت، ناانصافی، غیر ملکی قرضے، حکمرانوں کا منفی رویہ، فضول خرچی، ناقص معاشی پالیسیاں، نااہل حکمران، کرپشن، بے ایمانی اور بداعتمادی وغیرہ ہیں۔ کسی بھی ملک میں غربت کی اصل وجہ وہاں کی ناقص اور غیر سائنسی معاشی پالیسیاں ہوتی ہیں جو دنیامیں معاشی عدم استحکام اور ناہمواری پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں۔[16] اگر پیسہ چند ہاتھوں کے بجائے مختلف ہاتھوں میں جاکر آگے بڑھتارہے تو اس سے ترقی کا سفر جاری رہتاہے، ملک تیزی سے ترقی کی منازل طے کرتارہتاہے اور جرائم کا خاتمہ بھی ممکن ہوتاہے۔ کیونکہ جرائم کی اصل وجہ غربت اور مستحکم معاشی پالیسیوں کا نہ ہوناہے۔ اس وقت تیسری دنیااور ترقی پذیر ممالک میں اسی قسم کی پالیسیاں اپنائی جارہی ہیں جو انہیں نقصان در نقصان کی جانب لے جارہی ہیں جن کی وجہ سے سب سے پہلے کرنسی گرتی ہے۔اور اس کے بعد مہنگائی، معاشرتی برائیاں، جرائم اور اسی طرح کے دیگر مسائل اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔[17]

---

[14] Human Development Report 2021 Oxford University Press pp. 156-160

[15] Abraham Adovich 1900-700 The Islamic Middle East Darwin Press 1981 Thomas Arnold and Alfred Gollum the legacy of Islam Oxford University Press 1931 pp. 100-106

[16] Islam and the economic challenge by Mohammad Umar Chapra the Islamic Foundation Lister 1992

[17] Gurbat ki asal wajah. Article by Zubair Patel. www.urdunews.com. Published on 6.11.2022.

اسلام میں غربت کا حل:

اسلام مال و دولت کو سرمایہ داروں کی اس معنی میں ذاتی ملکیت قرار نہیں دیتا کہ وہ چاہیں تو کسی غریب پر خرچ کریں اور چاہیں تو نہ کریں۔ یہ قارونی ذہنیت ہے، جس نے دولت کی نسبت اپنی طرف کرتے ہوئے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا تھا اور اپنی پسماندہ قوم کی حق تلفی کی تھی، جس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ نے اس کو اور اس کی دولت کو زمین میں دھنسا دیا اور کوئی اس کا پرسانِ حال نہ رہا۔ ارشادِ ربانی ہے:

فَخَسَفْنَا بِهِۦ وَبِدَارِهِ ٱلْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُۥ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُنتَصِرِينَ۔ [18]

"(آخرکار) ہم نے اسے اس کے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے سوا کوئی جماعت اس کی مدد کے لیے تیار نہ ہوئی اور نہ وہ خود اپنے بچانے والوں میں سے ہو سکا۔"

اس کے برعکس اسلام دولت کو اللہ کی ملکیت اور اس کا عطیہ قرار دیتے ہوئے بندے کو محض نائب اور نگران کی حیثیت دیتا ہے جس کا کام یہ ہے کہ دولت حاصل کرنے اور خرچ کرنے میں صرف اللہ رب العزت کی مرضی کو مدِ نظر رکھے۔ رب ذوالجلال متعدد بار قرآن مجید میں انفاق کا حکم دیتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ کی دی ہوئی دولت اس کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

اقتصادی مسائل قرآن کے تناظر میں:

قرآنی تعلیمات کے مطابق اقتصادی نظام کی بنیاد چار اصولوں پر ہے۔

1۔ تمام مال اللہ عزوجل کا ہے۔ وَءَاتُوهُم مِّن مَّالِ ٱللَّهِ ٱلَّذِىٓ ءَاتَىٰكُمْ [19]

ترجمہ: "اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو"۔

2۔ مال امت کی امانت ہے

ءَامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَأَنفِقُوا۟ مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ وَأَنفَقُوا۟ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ [20]

[18] Quran Surah Al-Qasas, Verse No. 81
[19] Quran Surah Al-Nur verse 33.
[20] Al-Qur'an Al-Hadid verse 7

"اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس میں سے خرچ کرو جس میں اس نے تمہیں پہلوں کا جانشین بنایا ہے، پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے خرچ کیا ان کے لیے بڑا اجر ہے۔"

3۔مال جمع کر کے رکھ دینا ممنوع ہے۔

وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٖ[21]

"اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں، انہیں دردناک عذاب کی خبر سنادو۔"

4۔دولت کی گردش ایک فرض ہے:

كَيۡ لَا يَكُونَ دُولَةَۢ بَيۡنَ ٱلۡأَغۡنِيَآءِ مِنكُمۡ[22]

"تاکہ تمہارے دولتمندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے۔"

مندرجہ بالا اصولوں کے تحت اسلام کا معاشی نظام انسانوں کے بنائے ہوئے نظاموں جیسے: سوشلزم، کمیونزم، اور سرمائیدارانہ نظام سے مختلف ہے۔

اسلام کا معاشی نظریہ:

اسلام نے معیشت کو بڑی اہمیت دی ہے۔اسلام چونکہ آفاقی اور بین الاقوامی دین ہے اس لیے اس نے معیشت کے حوالے سے چند اصول اور بنیادی تعلیمات دی ہیں اور کوئی تفصیلی خاکہ یا جزئیات طے کر کے نہیں دیں تاکہ معاشرتی ارتقا کے نتیجے میں معیشت کی صورتوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو اپنا سکے۔کیوں انسانی معاشرہ تغیر پذیر ہوتا ہے لہذا اس کے لیے یہی طریقہ مناسب اور بہتر تھا۔اسلام کا معاشی نظام جب بھی مرتب کیا جائے گا تو ان آفاقی اصولوں کو ہمیشہ مدنظر رکھا جائے گا اور ان کی خلاف ورزی کسی بھی صورت میں نہیں کی جاسکتی۔

1۔وسائلِ رزق تمام نوعِ انسانی کے لیے:

[21] Al-Qur'an, Surat al-Tawbah, verse 34.
[22] Al-Qur'an, Surah al-Hashr, verse 7

شریعت کی نظر میں زمین اور اس کی تمام اشیا یا وسائل رزق اللہ تعالی نے بنی آدم کے لیے پیدا کیے ہیں، لحاظہ ہر انسان کا یہ بنیادی حق ہے زمیں کے وسائل کو استعمال کرتے ہوئے اپنا رزق حاصل کرے۔ حصول رزق کے مواقع ملنے کے اعتبار سے تمام انسان بر بر ہیں اور ان میں کوئی فرق روا نہیں رکھا جا سکتا۔[23]

2۔ ممنوع ذرائع رزق سے اجتناب:

اس سلسلے میں برائی کی جڑ سود کو قرار دیا گیا ہے۔ ساتھ میں فراڈ، جوا، سٹے بازی، دوسروں کے حق پر ڈاکا ڈالنا وغیرہ سے اسلام میں سختی کے ساتھ روکا گیا اور آخرت میں سزا کی وعید سنائی گئی ہے۔

3۔ تجارت میں ضابطہ اخلاق:

اسی کے ساتھ اسلام نے کاروباری اخلاق کا ایک جامع ضابطہ بھی تشکیل دیا ہے تاکہ دیانتداری و شفافیت کے ساتھ کاروباری اور مالیاتی حساب کتاب میں ذمے داری کو مستحکم بنایا جا سکے۔

سود کی حرمت:

سود کے خلاف رب ذوالجلال نے اعلانِ جنگ کیا ہے، کیونکہ جس ربِ کائنات نے اس دنیا کو بنایا اس کا انتظام صحیح طریقے سے چلانے کے لیے کچھ اصول واحکامات بھی دیے ہیں۔ مگر عوام الناس نے ان احکامات سے انحرافی کی ہے۔ جس سے دیگر مصائب کے ساتھ غربت اور بھوک وافلاس نے پوری انسانیت کو گھیر لیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

> يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَذَرُواْ مَا بَقِيَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓاْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ فَأْذَنُواْ بِحَرْبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ[24]
>
> "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو، اگر تم سچے مومن ہو۔ پھر اگر تم ایسا نا کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اور اگر تم نے توبہ کر لی تو تمہیں اپنے اصل مال لینے کا حق ہے۔ نہ کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔"

ظاہر ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرنا سب سے بڑا گناہ ہے جس کا مرتکب ہر گز کامیاب و کامران نہیں ہو سکتا۔

---

23 Islam ka nizam e Zindagi or us ke bunyadi tasawurat by Maulana Syed Abul Ala Maududi. P. No. 316 and 355. Islamic Publications Shah Alam Market Lahore, First Publication 1969.

24 Al-Quran, Surah Al-Baqarah, Verse No. 278

سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُواْ ٱلرِّبَوٰٓاْ أَضۡعَٰفٗا مُّضَٰعَفَةٗۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ وَٱتَّقُواْ ٱلنَّارَ ٱلَّتِيٓ أُعِدَّتۡ لِلۡكَٰفِرِينَ[25]

"اے ایمان والو! دوگنا چوگنا کر کے سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالمِ انسانیت کو واضح رہنمائی فرمائی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، کھلانے اور سود کی دستاویز لکھنے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے۔ اور ان سب کو گناہ میں برابر کا شریک قرار دیا ہے۔"[26]

سود بظاہر کتنا ہی فائدہ مند نظر آتا ہو بہر حال وہ اسلام کی نظر میں معیشت کے لیے انتہائی تباہ کن ہے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو لیکن اس کا انجام قلت اور کمی ہے۔[27]

مگر آج سودی لین دین عام ہو گیا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کے امتِ مسلم ربا اور سود کو کوئی گناہ ہی نہیں سمجھتی یا پھر معمولی گناہ تصور کرتی ہے۔ اور اس صورت حال سے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا ان میں سے کوئی بھی سود کھانے سے نہیں بچ سکے گا یہاں تک کہ اگر کوئی سود نہیں بھی کھائے گا تب بھی اس تک سود کا اثر ضرور پہنچے گا۔[28]

اللہ تعالیٰ نے سود خوروں کی قرآن پاک میں بڑی وعید سنائی ہے۔ حکم الٰہی ہے

---

25 Surah Al-Imran verse 130-131.

26 Muslim Abul Hussain Muslim bin Hajjaj bin Muslim, Al-Qashiri, Al-Nishaburi, Sahih Muslim. Kitab al-Masaqat. Bab lauan Akal Al-Raba and Maqqala. P. 1219, Volume 3, Hadith No. 1598, Narrated by Jabir Bin Abdullah RA.

27 Muhammad bin Abdullah, al-Khatib, Mishkawa al-Masabih. Kitab al-Bayu. Chapter Al-Raba, Volume 2, Hadith No. 2827.

28 Abi Dawud, Sulaiman bin Ash'ath bin Ishaq Asadi Sajistani, Sunan Abu Dawood. Kitab al-Bayu. Bab fi Ijtinab e Shubhat. P. 243, Volume 3 Hadith No. 3331, Narrated by Hazrat Abi Hurairah.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 1-18
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar1

ٱلَّذِينَ يَأۡكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِي يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيۡطَٰنُ مِنَ ٱلۡمَسِّۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمۡ قَالُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡبَيۡعُ مِثۡلُ ٱلرِّبَوٰاْۗ وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰاْۚ فَمَن جَآءَهُۥ مَوۡعِظَةٞ مِّن رَّبِّهِۦ فَٱنتَهَىٰ فَلَهُۥ مَا سَلَفَ وَأَمۡرُهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِۖ وَمَنۡ عَادَ فَأُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلنَّارِۖ هُمۡ فِيهَا خَٰلِدُونَ[29]

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواسِ باختہ) اٹھیں گے جیسے شیطان نے کسی کو چھو کر حواس باختہ کر دیا ہو۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ بیع بھی سود کی مانند ہے اور اللہ تعالی نے بیع کو تو حلال کر دیا اور سود کو حرام کر دیا، بس جس کو اس کے رب کی طرف سے نصیحت کی بات پہنچی اور وہ باز آ گیا تو اس کو وہی لینا چاہیے جو اس نے پہلے دیا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کا گناہ ستر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم درجے کا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔[30]

آج ہمارے معاشرے میں ہر سطح پر سودی معاشی نظام باقاعدگی سے رواں دواں ہے جس کو مختلف دلچسپ اور دلفریب ناموں سے پوری دنیا میں رائج کیا گیا ہے۔ مقامی سطح پر دیکھیں تو ہمارے بینک کریڈٹ کارڈس، کار لون، آسان کاروبار یا گھر لینے یا بنانے کی لیے لون ہائوسنگ اسکیم کے نام سے یا بیمہ پالیسیوں کے نام سے لوگوں کو سود کی دلدل میں جکڑ لیا گیا ہے۔

ملکی سطح پر عالمی مالیاتی فنڈ (IMF) اور ورلڈ بینک وغیرہ جیسے ادارے غریب ممالک کی مدد کے نام پر قرضے دے کر قرضوں کی دلدل میں قابو کر لیتے ہیں اور ایسی شرائط بھی ساتھ میں لگا دیتے ہیں جن سے معاشی طور ہر کمزور ملک اپنے پائوں پر کبھی کھڑا نا ہو سکے۔

احتکار واکتناز:

بازار میں جب کسی چیز کی طلب میں اضافہ اور رسد میں کمی واقع ہوتی ہے تو زر پرست لوگ عام لوگوں کی ضروریات کو نظر انداز کرتے ہوئے اس جنس کو بڑی مقدار میں خرید کر گوداموں میں ڈال دیتا ہے تاکہ مصنوعی قلت پیدا کر کے وہ

---

[29] Surah Baqarah 275.
[30] Muhammad bin Abdullah, Al-Khatib, Mishkwat al-Masabih, Kitab al-Bayu, Bab Al-Raba, Chapter III, Volume 2, Hadith No. 2826.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 1-18
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar1

اپنی مرضی کی قیمت پر بیچ کراور زیادہ زر کو جمع کرے۔اس عمل کواحتکار (ذخیرہ اندوزی) کہتے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل سے منع فرماتے ہوئے فرمایا: گناہ گار کے سوا کوئی ذخیر اندوزی نہیں کرتا۔[31]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمانوں کے کھانے پینے کی اشیا کی ذخیرہ اندوزی کی تو اللہ اس کو جذام یا افلاس میں مبتلا کرے گا۔[32]

اسراف وتبذیر:

اسراف کا مطلب ہے ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا یعنی اللہ پاک کی حلال چیزوں کا اعتدال سے زیادہ کھانا پینا، چیزوں کا استعمال کرنا اور اس میں میانہ روی نہ کرنا۔[33]

علامہ جرجانی نے اسراف کی یہ تعریف بیان کی ہے: "اسراف یہ ہے کہ انسان وہ کچھ کھائے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے یا حلال تو ہے مگر وہ ضرورت سے زیادہ کھائے۔قرآن میں آسان انداز میں حکم دیا ہے کہ:

كُلُواْ وَٱشۡرَبُواْ وَلَا تُسۡرِفُوٓاْ[34]

"کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو۔"

اسی طرح تبذیر اللہ کی نافرمانی میں مال خرچ کرنے اور بیجا خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔کلام الٰہی میں مال کو لغویات اور اللہ کی نافرمانی کے کاموں میں خرچ کرنے سے سختی سے روکا گیا ہے۔الغرض مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اس کا شکر ادا کرنا ہے اور ناحق اور اس کی نافرمانی کے کاموں میں خرچ کرنا اس کی ناشکری ہے۔مندرجہ بالا چند اعمال کرنے سے ممانعت کی گئی تاکہ معاشرے میں استحکام اور خوشحالی رواں دواں رہے اور اس کے ساتھ قرآن وسنت میں مندرجہ ذیل کام کرنے کی بھرپور تاکید کی گئی تاکہ غربت اور تنگدستی کا خاتمہ ہو سکے، وہ کام ترتیب وار یہ ہیں:

ا۔نظام زکواۃ:

قرآن پاک میں نماز کے ساتھ زکات کا ذکر 82 مقامات پر آیا ہے۔اس کے علاوہ مسلمانوں کے اوصاف میں نماز قائم کرنے اور زکات ادا کرنے کا وصف بھی بار بار بیان کیا گیا ہے۔اسلام نے زکات کی مدت ایک سال مقرر کی ہے اور ہر

---

[31] Muslim Abul Husayn Muslim bin Hajjaj bin Muslim, al-Qashiri, al-Nishaburi, Sahih Kitab al-Masaf. Bab al-Tahrim, al-Ihtkar fi al-Aqwat, p. 1227, vol. 3, hadith no. 1605, narrated by Muammar bin Abdullah.

[32] Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad Ibn Yazid Ibn Majah, Sunan Ibn Majah, Kitab Al-Tajarat, Chapter Al-Hakra wa Al-Jalb, p. 729, Vol. 2, Hadith No. 2155.

[33] Raghib Isfahani al-Mufardat 23.

[34] Al-Qur'an Surah A'raf 31.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 1-18
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar1

صاحبِ نصاب پر سالانہ زکات ادا کرنا فرض قرار دیا ہے اور ہر سال اس کا ادا کرنا ضروری قرار دیا ہے، لہذا ہر صاحبِ نصاب پر زکات ادا کرنا فرض ہے۔ حکم عدولی کی صورت میں قرآن پاک میں واضح احکامات اور وعید سنادی گئی ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلۡأَحۡبَارِ وَٱلرُّهۡبَانِ لَيَأۡكُلُونَ أَمۡوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلۡبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۗ وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٖ، يَوۡمَ يُحۡمَىٰ عَلَيۡهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوبُهُمۡ وَظُهُورُهُمۡۖ هَٰذَا مَا كَنَزۡتُمۡ لِأَنفُسِكُمۡ فَذُوقُواْ مَا كُنتُمۡ تَكۡنِزُونَ[35]

"اے ایمان والو! اکثر علما اور عابد لوگوں کا مال ناحق کھاجاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں،اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ ان کو دردناک عذاب کی خبر سنادیجئے۔ جس دن اس مال کو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر ان سے ان کی پیشانیوں اور ان کی گردنوں اور ان کے پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جس کو تم نے اپنے لیے جمع کر کے رکھا تھا، سو اب اپنے جمع کیے ہوئے مال کا مزہ چکھو۔"

جمہور علما اور مفسرین کے نزدیک اس آیت کا حکم اس شخص کے بارے میں ہے جو اپنے مال کی زکات اور حقوق واجبہ ادا نہ کرے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور اس نے زکواۃ ادا نہ کی ہو تو، قیامت کے روز اس مال کو گنجے سانپ کی شکل میں بنادیا جائے گا۔ جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہونگے یہ سانپ طوق کی شکل میں اس کے گلے میں پڑ جائے گا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر چیرے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا مال ہوں۔ ایک اور حدیث مبارکہ ہے آنحضرت ﷺ نے زکواۃ نہ ادا کرنے والوں کو انجامِ بد کی وعید سناتے ہوئے فرمایا "سونے چاندی کے جو مالک اس کی زکواۃ نہیں دیتے، قیامت کے روز ان کے سونے چاندی کے تختے بنا کر ان کو آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان سے ان کے پہلو اور پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو ان کو دوبارہ گرم کر کے یہ عمل دہرایا جائے گا۔ ایک ایسے دن میں جس کی

[35] Al-Qur'an, Surah Towba, verse 34, 35.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 1-18
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar1

مقدار پچاس ہزار سال ہو گی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اور اس کو جنت یا دوزخ کی طرف راستہ دکھادیا جائے"[36]

مال و دولت کی کثرت باری تعالی کی جانب سے ایک نعمت ہے اور عقل کا تقاضا ہے کہ نعمت کی قدر کی جائے اور اس کا شکریہ ادا کیا جائے اور شکریہ ادا کرنے کی سب سے بہتر شکل یہ ہوتی ہے کے اپنی ضروریات سے جو زائد ہو وہ ایسے لوگوں پر خرچ کیا جائے جو بڑی حد تک اس نعمت سے محروم ہیں۔زکوۃ کے ذریعے ایک تو غریبوں، اپاہجوں، کمزوروں، اور ناداروں کی مالی اعانت ہوتی ہے، انھیں کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچایا جاتا ہے تو دوسری طرف زکواۃ دینے والے کی مال سے محبت میں کمی واقع ہوتی ہے۔اسی طرح زکواۃ ادا کرنا آپس میں محبت واخوت کا ذریعہ ہے۔ اس سے ہمدردی و غمخواری کی روح عام ہوتی ہے۔ معاشرے میں غربت وافلاس کے بجائے خوشحالی نظر آتی ہے اور دلوں میں الفت پیدا ہوتی ہے، ایک دوسرے پر اعتماد اور بھروسہ کی فضا قائم ہوتی ہے۔

۲-عشر:

فصلوں اور پھلوں کی زکات کو عشر کہتے ہیں۔جو زمین بارش کے پانی یا قدرتی چشمے سے سیراب ہوتی ہو، اس کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور جو زمین کنویں سے پانی کھینچ کر یا آبپاشی کے ایسے نظام پر سیراب کی جاتی ہو جس کا ٹیکس دیا جاتا ہو تو اس سے نصف عشر یعنی بیسواں حصہ لیا جائے گا۔[37]

۳-وراثت:

اللہ تعالی نے وراثت کے واضح احکامات دیے ہیں۔ سورۃ النساء میں فرمایا گیا:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ ٱلْوَالِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا۔[38]

[36] Muslim Abul Hussain Muslim bin Hajjaj bin Muslim, Al-Qashiri, Al-Nishaburi, Sahih, Kitab Al-Zakawat, kitabul Ushar Mana Al-Zakah, p. 680, Vol. 2, Hadith No. 987, Narrated by Abu Hurairah.

[37] Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa, Sunan Tirmidhi. kitab ul Al-Zakwat, bab Maja fi al-Sadaqah Fiha Yasqi Baal Anhar, w ghairhi., p. 24, vol. 2, Hadith No. 639, Narrated by Hazrat Abu Hurairah.

[38] Qur'an: Surah Nisa 7.

Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 1-18
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar1

"مردوں کے لیے بھی اس مال میں ایک حصہ ہے جو والدین اور اقربا چھوڑ کر جائیں اور عورتوں کے لیے بھی اس میں ایک حصہ ہے جو والدین اور اقربا چھوڑ کر جائیں تو تھوڑے میں سے بھی اور زیادہ میں سے بھی ایک حصہ مقرر ہے"۔

اسلام کے معاشی نظام وراثت میں شریک میں قرابت داروں کی تفصیل بتائی گئی ہے جس سے متروکہ دولت زیادہ سے زیادہ تقسیم ہوتی ہے اور پھیلتی ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ دنیا کے تمام نظام ہائے وراثت کے برعکس اسلام نے عورت کو بھی میراث کا مستحق قرار دیا ہے۔ مگر مسلمانوں کی اکثریت نے عبادات اور معاملات کو الگ کر دیا ہے۔ آج کل معاشرے میں بہت سارے مسلمان اسلام کے نظام وراثت عمل کرنے سے گریزاں ہیں۔ ایک دوسرے کا مالِ میراث ہضم کر لیتے ہیں۔ یا پھر زبردستی اپنی ماں بہنوں سے ملکیت کا حصہ معاف کرا لیتے ہیں۔ جس سے مال و ملکیت کی منتقلی و گردش رک جاتی ہے اور غربت بڑھ جاتی ہے۔

صدقاتِ نافلہ:

قرآن حکیم میں متعدد جگہ رب کریم نے اہل ایمان کو اپنے دیے ہوئے رزق میں سے ضرور تمندوں پر خرچ کرنے کی تلقین و ترغیب دی ہے۔ فرمایا گیا کہ:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِمَّا رَزَقْنَـٰكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَـٰعَةٌ[39]

"اے ایمان والو! جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کر لو جس دن نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی"۔

صدقات و خیرات کو فرض تو نہیں قرار دیا گیا لیکن اس کی زبردست تائید کر کے مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بتلایا گیا ہے۔ ایک حدیث پاک میں سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو خرچ کر تو میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں اور آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔[۴۰]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر اسلامی ریاست اور غریبوں کی ضروریات کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صدقاتِ نافلہ کی طرف راغب کیا تو لوگوں نے خوب دل کھول کر اس میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ کفارات،

[39] Quran Surah Baqarah verse number 254

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 1-18
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar1

مالِ غنیمت، کانوں اور دفینوں کا مال، سمندری پیداوار، مالِ فئے، وقف، لاوارث مال، اوقاف وغیرہ سے حاصل شدہ آمدنی اسلامی ریاست کے بیت المال (قومی خزانے) میں جمع ہو گی۔ اس کے بعد حکمران کی ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ اس مال کی دیکھ بھال کر کے مستحقین تک پہنچائے تاکہ معاشرے سے غربت، بھوک وافلاس کا خاتمہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ کچھ ایسے گناہوں کی شریعت مطہرہ میں نشاندہی کی گئی ہے جس سے بچنا لازمی ہے۔ بصورت دیگر قحط سالی، افلاس وغربت پیدا ہو گی۔

وہ یہ ہیں: تجارت کرنے میں بازار میں مال یا جنس وغیرہ منڈی اور مارکیٹ میں آنے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے خریدنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے کہ جب دیہاتی لوگ مال منڈی میں خود لائیں گے تو مناسب دام پر بکے گا، جس سے انھیں بھی دھوکا نہیں ہو گا اور اہلِ بازار کو بھی مال مہنگا نہیں پڑے گا جس کی وجہ سے چیزیں مہنگی نہیں ہوں گی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے (تجارتی قافلوں کی) پیش وائی سے منع فرمایا اور اس سے بھی کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان بیچے یعنی کسی دیہاتی کا دلال بنے۔[40]

اسی طرح دھوکہ دہی، مال کا عیب ظاہر نہ کرنے، نرخ بڑھانے کے لیے بیع میں مداخلت کرنے، قبضے سے پہلے مال فروخت کرنے، قسم کھا کر مال بیچنے، ناپ تول میں کمی کرنے اور جھوٹ بولنے سے قران وسنت میں منع فرمائی گئی ہے۔ قرآن پاک میں واضح کہا گیا ہے کہ:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ٱلَّذِينَ إِذَا ٱكْتَالُوا۟ عَلَى ٱلنَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ[41]

"ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے؛ جب وہ لوگوں سے لیتے ہیں تو ناپ کر پورا لیتے ہیں اور جب دوسروں کو ناپ تول کر دیتے ہیں تو کم کر کے دیتے ہیں"۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

[40] Al-Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail bin Ibrahim, Al-Jaami al-Sahih, Kitab al-Bayu, Chapter Al-Nahi, p. no. 72, vol. 3, Hadith no. 2162, Narrated by Abu Hurairah.

[41] Al-Qur'an, Surah Al-Mutafifin, Verses 1, 2, 3

جب کوئی قوم ناپ وتول میں کمی پیشی کرنے لگتی ہے توان کی زمین سے روئیدگی روک لی جاتی ہے۔اور اسے قحط میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔[42]

محصول(ٹیکس) سے غربت کا علاج:

اسلام غربت وافلاس کے خاتمے کے لیے صرف زکات اور صدقاتِ وجوبیہ کی وصولی پر اکتفا نہیں کرتا اور نہ ہی صرف مال خرچ کرنے کی ترغیب پر اکتفا کرتا ہے بلکہ بوقتِ ضرورت بقدرِ ضرورت ٹیکسز بھی عائد کرنے کی اجازت دیتا ہے: مندرجہ بالا احکامات اور طریقوں سے بھی اگر ایک ریاست میں خوشحالی نہ ہو اور غربت اور افلاس کا ماحول ہو تو ایک ریاست معقول اور منصفانہ ٹیکسز عوام پر لاگو کر سکتی ہے تاکہ ملک کا نظم ونسق چلایا جا سکے اور معیشت بہتر ہو۔مزید برآں اندرونی اور بیرونی خطرات سے ریاست کو محفوظ بنایا جا سکے۔زکوات اور عُشر کے علاوہ اسلام میں حکومت کے ٹیکس کو چند شرائط کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔جیسے:

۱۔ مسلم معاشرے کی تعمیر ترقی کے لیے ناگزیر ہو۔

۲۔ جتنی ضرورت ہو اتنا ٹیکس لگایا جائے،اس سے زیادہ نہ لگایا جائے۔

۳۔ ٹیکس کا استعمال درست اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہو۔

۴۔ ٹیکس کا درست طور پر انصاف کے تقاضوں کے مطابق تعین کیا جائے۔[43]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر ضرورت کے تحت ٹیکس عائد کیے تو امت نے اس پر لبیک کہتے ہوئے سرکاری خزانے میں ٹیکس کی ادائگی کی کیونکہ ٹیکس دینے والے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسل پر پورا یقین تھا کہ ان کی ادا کی جانے والی رقم جائز مقاصد اور عوامی فلاح اور بہبود کے لیے استعمال میں لائی جائے گی[44] نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیشہ پیش نظر رہے:"تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔[45] تو احساس ذمہ داری اور جواب دہی پیدا ہونے کے نتیجے میں غیر ضروری ٹیکسوں سے نجات حاصل ہو گی اور عوام کا پیسہعوام کی فلاح کے لیے خرچ ہو گا۔اس طرح معاشرے میں خوشحالی نظر آئے گی۔

---

[42] Beyhaqi Majma' Al-Zawaid Vol. 3, p. 203, number 4346
[43] fatwaislambeliefs.blogspot.com
[44] Pakistan ki maeishat or us ke ikhlaqiat" by Dr. Sadia Gulzar Pg: 155, Al-Faisal Publishers and Tajran Books, Ghazni Street Urdu Bazaar Lahore, October 2017.
[45] Al-Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail bin Ibrahim, Al-Jaami al-Sahih, Kitab al-Istiqrada, bab al-Abd, Raa fi mal Saida wal Ya'amal Hadith No. 2409, p. 120, vol. 3, Narrated by Hazrat Abdullah bin Umar.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 1-18
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar1

خلاصہ:

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا سے غربت و پسماندگی کے خاتمے کے لیے اسلام کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ دولت پر اصل ملکیت اللہ کی ہے۔ اس نے انسان کو اپنا نائب بنایا، دولت میں تصرف کا حق تفویض کیا اور چونکہ مالک حقیقی اللہ رب العالمین کی ذات ہے اس لیے اس کو حق ہے کہ وہ اس دولت پر انسان کے تصرفات کو اپنی مرضی اور پسند کا پابند بنائے۔ چنانچہ انسان کو اپنے زیرِ تصرف اشیا پر ملکیت تو حاصل ہے لیکن یہ ملکیت آزاد اور بے لغام نہیں۔ اس پر دولت کے مالکِ حقیقی کی طرف سے جائز اور معقول پابندیاں عائد ہیں۔ یہ مالک حقیقی بھی وہ ذات واحد ہے جو امیر و غریب سب کا پروردگار ہے۔ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ شفیق ہے جتنی ایک ماں اپنے بچے پر شفیق ہوتی ہے۔ اور یہ اس ہمہ دان اور ہمہ بین ذات کا کرشمہ ہے کہ اس نے دولت کی حفاظت، اس کی افزائش، اس کی مسلسل گردش اور اس کی صحیح تقسیم اور خرچ کے لیے ایسے اصول و ضوابط مقرر کیے جن میں ادنیٰ و اعلیٰ، امیر و غریب اور سماج کے ہر طبقے کا مفاد مضمر ہے۔ مزید یہ کہ اسلام نے وہ تمام راستے بند کیے ہیں جن سے معاشرے میں معاشی عدم استحکام اور ناہمواری پیدا ہوتی ہو۔ اور ان تمام اسباب کو ممنوع قرار دیا ہے جن میں حرمت کا شبہ ہو یا جن اسباب سے دولت کسی فرد یا ادارہ کی ملکیت میں سمٹ جاتی ہو۔ بلکہ اسلامی تعلیمات یہ ہے کہ دولت گردش میں ہو تاکہ سماج کے تمام افراد بلا تفریق اس سے فائدہ اٹھا سکیں جس سے معاشرے میں خوشحالی اور خوشبختی پروان چڑھے۔

اس کے علاوہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے، صلہ رحمی و اقربا پروری اور کمزوروں کے ساتھ کا خیال رکھنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ بندوں کے رزق میں برکت اور فراوانی عطا فرماتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)